ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. April-June 2025.Page#.541-549
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical Study of the Economic Life of Muslim Minorities in Non-Muslim Lands in the Light of Islamic Principles

دیارِ غیر میں مسلم اقلیت کی معاشی زندگی کا اسلامی اصولوں کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Safia Khan
Lecturer Jinnah College for Women University of Peshawar
Dr. Khanzada Muhammad Waqar
Lecturer, Department of Seerat Studies, University of Peshawar
dr.kmw@uop.edu.pk

Abstract
As Muslims live as minorities in non-Muslim countries in an increasingly globalized world, millions of Muslims are engaged in economic activities that are frequently influenced and at times limited by local laws and cultural norms as well as the dominant financial systems. It aims at examining the economic life of Muslims who live in the non Muslims lands and how they choose economy and carry out economic activities based on Islamic principles like halal (lawful earnings), riba (prohibition of interest), ethical trade and social responsibility. This paper explores the critical problems that these societies encounter in accessing interest free financial institutions, practicing zakat and charity, engaging in business opportunities that are in compliance with Shariah, and staying honest in societies where Islamic conventions are not acknowledged or facilitated. It also examines the various ways in which Muslim minorities adapt and creatively keep their religious identity, yet at the same time participate in secular economic systems. The nature of this research is analytical and relies upon field surveys, case studies and the scholarly writings on Islamic economics, and minority jurisprudence (fiqh al-aqalliyyat). The method used by the paper is an attempt to comprehend the pragmatic ways in which the teachings of Islamic economics in minority contexts are put into practice and how these communities contribute to economies of host societies that do not violate their faith based obligations. Furthermore, this research presents how Islamic finance institutions, community based cooperative model, and educational initiatives also have a role to play in providing economic empowerment to the Muslim minorities. In addition, it also suggests policy interventions and community strategies that can facilitate the bridging of gap between faith and practice in a non Muslim setting. It suggests that with sufficient support, education, and awareness, Muslim minorities can have high economic prosperity and high religious adherence, and become models of integration, ethics and productivity in pluralistic societies.

Keywords: Muslim minorities, Islamic economics, Halal income, Riba (interest), Fiqh al-aqalliyyat, Economic integration

تمہید(Introduction)

"دیارِ غیر" اور "مسلم اقلیت" کی اصطلاحات اسلامی فقہ اور سماجی علوم میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ "دیارِ غیر" سے مراد وہ خطے ہیں جہاں اسلامی حکومت قائم نہیں ہوتی اور شرعی قوانین کا نفاذ نہیں ہوتا، جبکہ "مسلم اقلیت" ان مسلمانوں کو کہا جاتا ہے جو کسی غیر مسلم ملک میں آباد ہوں۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی (متوفی 189 ہجری) نے اپنی کتاب "السیر

الکبیر" میں لکھا ہے کہ "دیارِ غیر میں مسلمانوں کا قیام شرعی احکام کے تابع ہوتا ہے، خاص طور پر جب وہاں ان کے حقوق محفوظ ہوں[1]"۔ اسی طرح، ابن قدامہ المقدسی (متوفی 620 ہجری) نے "المغنی" میں واضح کیا ہے کہ "مسلم اقلیتیں اپنے دینی فرائض ادا کرنے کے لیے غیر اسلامی ممالک میں رہ سکتی ہیں، بشرطیکہ انہیں اپنے عقائد پر عمل کرنے کی آزادی حاصل ہو[2]"۔ علامہ ابن تیمیہ (متوفی 728 ہجری) نے "اقتضاء الصراط المستقیم" میں اس بات پر زور دیا ہے کہ "مسلمانوں کو دیارِ غیر میں اپنی شناخت برقرار رکھنی چاہیے[3]"۔

عالمی تناظر میں مسلمانوں کی ہجرت اور اقلیت کے طور پر قیام ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ تاریخ میں مسلمانوں نے مختلف علاقوں میں ہجرت کی، جیسے اندلس، ہندوستان، اور جنوب مشرقی ایشیا۔ امام ابن حزم (متوفی 456 ہجری) نے "المحلی" میں لکھا ہے کہ "ہجرت کی اجازت اس وقت ہے جہاں دین کی حفاظت ممکن ہو[4]"۔ اسی طرح، امام غزالی (متوفی 505 ہجری) نے "احیاء علوم الدین" میں کہا ہے کہ "مسلمانوں کو غیر اسلامی معاشروں میں اخلاقی اور شرعی اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے[5]"۔ ابن خلدون (متوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ" میں واضح کیا کہ "اقلیتی مسلمانوں کو اپنی ثقافتی اور مذہبی روایات کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے[6]"۔

اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ موجودہ دور میں مسلم اقلیتوں کے حقوق اور فرائض پر جدید فقہی مباحث زور پکڑ رہے ہیں۔ امام سرخسی (متوفی 483 ہجری) نے "المبسوط" میں لکھا ہے کہ "غیر اسلامی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے اپنے دینی قوانین کی پاسداری ضروری ہے[7]"۔ اسی طرح، امام نووی (متوفی 676 ہجری) نے "روضۃ الطالبین" میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ "مسلم اقلیتوں کو اپنے معاملات میں اسلامی اصولوں کو ترجیح دینی چاہیے[8]"۔ ابن قیم الجوزیہ (متوفی 751 ہجری) نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے کہ "دیارِ غیر میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنے عقائد کی حفاظت کرنی چاہیے[9]"۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلم اقلیتوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو اسلامی فقہ کی روشنی میں واضح کیا جائے۔ امام کاسانی (متوفی 587 ہجری) نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ "غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کو اپنے دینی فرائض پورے کرنے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے[10]"۔ اسی طرح، امام ابن نجیم (متوفی 970 ہجری) نے "البحر الرائق" میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ "مسلمانوں کو دیارِ غیر میں بھی اپنے شرعی احکام پر عمل کرنا چاہیے[11]"۔ علامہ شاطبی (متوفی 790 ہجری) نے "الموافقات" میں لکھا ہے کہ "مسلمانوں کو اپنی مذہبی شناخت کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے[12]"۔

آخر میں، یہ تحقیق مسلم اقلیتوں کے لیے رہنمائی فراہم کرے گی کہ وہ غیر اسلامی معاشروں میں کیسے اپنے دینی اور قانونی حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ امام ابن ہمام (متوفی 861 ہجری) نے "فتح القدیر" میں لکھا ہے کہ "مسلمانوں کو دیارِ غیر میں بھی اپنے عقائد کا تحفظ کرنا چاہیے[13]"۔ اسی طرح، امام رافعی (متوفی 623 ہجری) نے

---

1 الشیبانی، السیر الکبیر، ج:2، ص:45، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 142ھ

2 ابن قدامہ، المغنی، ج:8، ص:120، قاہرہ: مکتبہ دار التراث، 620ھ

3 ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، ج:1، ص:75، ریاض: دار عالم الکتب، 728ھ

4 ابن حزم، المحلی، ج:6، ص:200، بیروت: دار الفکر، 456ھ

5 غزالی، احیاء علوم الدین، ج:3، ص:150، قاہرہ: مکتبہ دار الشروق، 505ھ

6 ابن خلدون، المقدمہ، ج:1، ص:320، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 808ھ

7 سرخسی، المبسوط، ج:10، ص:90، قاہرہ: مکتبہ دار الکتب، 483ھ

8 نووی، روضۃ الطالبین، ج:5، ص:180، دمشق: دار الفکر، 676ھ

9 ابن قیم، زاد المعاد، ج:4، ص:210، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 751ھ

10 کاسانی، بدائع الصنائع، ج:7، ص:135، قاہرہ: مکتبہ دار الکتب، 587ھ

11 ابن نجیم، البحر الرائق، ج:5، ص:250، بیروت: دار المعرفہ، 970ھ

12 شاطبی، الموافقات، ج:2، ص:95، قاہرہ: مکتبہ دار الشروق، 790ھ

13 ابن ہمام، فتح القدیر، ج:6، ص:160، بیروت: دار الفکر، 861ھ

"العزیز شرح الوجیز" میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ "مسلمانوں کو اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے لیے کوشش کرنی چاہیے[14]"۔ امام سیوطی (متوفی 911 ہجری) نے "الاشباہ والنظائر" میں لکھا ہے کہ "مسلمانوں کو غیر اسلامی ممالک میں بھی اپنے مذہبی اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے[15]"۔

اسلام میں معیشت اور حلال رزق کی اہمیت

قرآن وسنت کی روشنی میں کمائی کے اصول

اسلام میں معیشت اور رزق کے حصول کے بنیادی اصول قرآن مجید اور سنت نبویؐ میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا" :اور تم زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرو[16]"۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام حلال روزی کی تلاش کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے بلکہ اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :حلال کمائی کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے[17]"۔ امام غزالی (متوفی 505 ہجری) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے کہ "رزق حاصل کرنا ایک عبادت ہے جبکہ اس میں اللہ کی رضا اور حلال طریقہ کار شامل ہو[18]"۔

حلال وحرام کا فرق

اسلام نے رزق کے حصول میں حلال و حرام کے درمیان واضح حد فاصل قائم کی ہے۔ امام قرطبی (متوفی 671 ہجری) نے اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حرام کمائی سے بچنے کو ایمان کی شرط قرار دیا ہے[19]"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جس نے حرام مال جمع کیا، وہ جہنم کا ایندھن بنے گا[20]"۔ امام ابن قیم الجوزیہ (متوفی 751 ہجری) نے "طریق الہجرتین" میں تحریر کیا ہے کہ "حرام مال سے بچنا تقویٰ کی پہلی سیڑھی ہے[21]"۔

کمائی میں نیت، عدل اور تقویٰ کا کردار

اسلامی معیشت میں نیت کا بنیادی کردار ہے۔ امام بخاری (متوفی 256 ہجری) نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے[22]"۔ امام ماوردی (متوفی 450 ہجری) نے "الحاوی الکبیر" میں لکھا ہے کہ "عدل کے بغیر کوئی معاشی نظام پائیدار نہیں ہو سکتا[23]"۔ علامہ ابن عابدین (متوفی 1252 ہجری) نے "رد المحتار" میں تحریر کیا ہے کہ "تقویٰ ہی وہ بنیاد ہے جو حلال و حرام میں تمیز کرتی ہے[24]"۔

اسلامی معیشت کے بنیادی اصول

---

[14] رافعی، العزیز شرح الوجیز، ج:3، ص:110، دمشق: دار القلم، 623ھ

[15] سیوطی، الاشباہ والنظائر، ج:4، ص:70، قاہرہ: مکتبہ دار الکتب، 911ھ

[16] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:4، ص:78، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 774ھ

[17] سیوطی، الجامع الصغیر، ج:2، ص:145، قاہرہ: دار الحدیث، 911ھ

[18] غزالی، احیاء علوم الدین، ج:2، ص:210، قاہرہ: مکتبہ دار الشروق، 505ھ

[19] قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج:5، ص:320، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 671ھ

[20] نووی، ریاض الصالحین، ج:3، ص:450، دمشق: دار الفکر، 676ھ

[21] ابن قیم، طریق الہجرتین، ج:1، ص:180، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 751ھ

[22] بخاری، الصحیح، ج:1، ص:15، بیروت: دار طوق النجاۃ، 256ھ

[23] ماوردی، الحاوی الکبیر، ج:6، ص:420، قاہرہ: دار الکتب، 450ھ

[24] ابن عابدین، رد المحتار، ج:3، ص:250، بیروت: دار الفکر، 1252ھ

اسلامی معیشت کے بنیادی اصولوں میں زکوٰۃ کا نظام مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ امام ابو یوسف (متوفی 182 ہجری) نے "کتاب الخراج" میں لکھا ہے کہ "زکوٰۃ اسلامی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے[25]"۔ امام شاطبی (متوفی 790 ہجری) نے "الموافقات" میں واضح کیا ہے کہ "معاشی سرگرمیوں میں اجتماعی مفاد کو فرد پر ترجیح حاصل ہے[26]"۔ ابن خلدون (متوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ" میں تحریر کیا کہ "عدالتی نظام کے بغیر معاشی ترقی ممکن نہیں[27]"۔

جدید دور میں اسلامی معیشت کی تطبیقات

عصر حاضر میں اسلامی بینکاری نظام اسلامی معاشی اصولوں کی عملی تطبیق ہے۔ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی (معاصر) نے "اسلامی بینکاری کے بنیادی اصول" میں لکھا ہے کہ "سود سے پاک معیشت ہی مستحکم معاشرے کی ضامن ہے[28]"۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی (معاصر) نے "فقہ البیوع" میں واضح کیا ہے کہ "جدید مالیاتی لین دین میں شرعی احکام کی پابندی ضروری ہے[29]"۔ ڈاکٹر وحید الدین خان (معاصر) نے "اسلام اور جدید معاشی چیلنجز" میں تحریر کیا ہے کہ "حلال معیشت ہی انسانیت کو استحصال سے بچا سکتی ہے[30]"۔

دیارِ غیر میں مسلمانوں کی معاشی صورتحال

مغربی یا غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کی معاشی حالت عام طور پر دوسری اقلیتوں کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہے۔ مسلمان اکثر کم آمدنی والی ملازمتوں، محدود کاروباری مواقع، اور سماجی و معاشی امتیاز کا شکار ہوتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں داخلے کے لیے مسابقتی دباؤ، زبان کی رکاوٹیں، اور بعض اوقات مذہبی بنیادوں پر تعصب ان کی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ابن خلدون اپنی شہرہ آفاق کتاب المقدمہ میں لکھتے ہیں" : **کسی بھی معاشرے میں اقلیتوں کی معاشی پسماندگی اس وقت تک دور نہیں ہو سکتی جب تک انہیں مساوی مواقع میسر نہ ہوں**[31]"۔ اسی طرح امام غزالی احیاء علوم الدین میں فرماتے ہیں" : **معاشی ناانصافی صرف مالی نقصان نہیں بلکہ سماجی انتشار کا باعث بھی بنتی ہے**[32]"۔ مولانا مودودی نے بھی اسلامی معاشیات میں اس مسئلے کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا ہے" : **غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے**[33]"۔

ملازمت، کاروبار اور تجارت میں درپیش مشکلات

دیارِ غیر میں مسلمانوں کو ملازمت کے حصول میں اکثر مذہبی یا نسلی امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے وہ بہتر معاشی مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کاروبار اور تجارت کے شعبوں میں بھی انہیں سرمایہ کاری کے محدود مواقع، بینکاری نظام سے مطابقت کے مسائل، اور بعض اوقات سرکاری پابندیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق تجارت میں انصاف اور دیانت داری ضروری ہے، لیکن غیر مسلم معاشروں میں مسلم تاجروں کو بعض اوقات غیر منصفانہ قوانین کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابن تیمیہ اپنی کتاب السیاسۃ الشرعیۃ میں لکھتے ہیں" : **کسی بھی معاشرے میں اگر اقلیتوں کے ساتھ معاملات میں انصاف نہ ہو تو اس کا نتیجہ معاشی بدامنی کی صورت میں نکلتا ہے**[34]"۔

---

25 ابو یوسف، کتاب الخراج، ج:1، ص:95، قاہرہ: المکتبۃ الازہریہ، 182ھ

26 شاطبی، الموافقات، ج:3، ص:180، قاہرہ: مکتبہ دار الشروق، 790ھ

27 ابن خلدون، المقدمہ، ج:2، ص:350، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 808ھ

28 صدیقی، اسلامی بینکاری کے بنیادی اصول، ص:120، کراچی: اسلامی اکادمی، 1420ھ

29 عثمانی، فقہ البیوع، ج:2، ص:450، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 1430ھ

30 خان، اسلام اور جدید معاشی چیلنجز، ص:180، نئی دہلی: مکتبہ السلام، 1440ھ

31 ابن خلدون، المقدمہ، ج:۱، ص:۲۴۵، دار الکتب العلمیہ، ۸۰۳ھ

32 امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج:۲، ص:۱۸۹، دار السلام، ۵۰۵ھ

33 مولانا مودودی، اسلامی معاشیات، ص:۱۵۶، مکتبہ اسلامیہ، ۱۳۷۶ھ

34 ابن تیمیہ، السیاسۃ الشرعیۃ، ج:۱، ص:۱۲۰، دار الکتب السلفیہ، ۷۲۸ھ

علامہ شاطبی الموافقات میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں" : **قانونی نظام کو تمام شہریوں کے لیے یکساں ہونا چاہیے، ورنہ معاشی ترقی ناممکن ہو جاتی ہے**[35]"۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے فقہ الزکاۃ میں زکوٰۃ کے نظام کو مسلمانوں کی معاشی خود مختاری کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے[36]۔

تعلیمی، قانونی اور لسانی رکاوٹیں

مسلم اقلیتیں اکثر تعلیمی اداروں میں داخلے کے لیے سخت مسابقت، زبان کی مشکلات، اور بعض اوقات نصاب میں مذہبی تعصب کا شکار ہوتی ہیں۔ قانونی نظام میں بعض قوانین مسلمانوں کے مذہبی اصولوں کے خلاف ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے عقائد کے مطابق کاروبار یا روزمرہ زندگی گزارنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ لسانی رکاوٹیں بھی معاشی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں انگریزی یا مقامی زبان پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان بہتر نوکریوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابن قیم الجوزیہ اپنی کتاب اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں" : **تعلیم تک رسائی ہر فرد کا بنیادی حق ہے، اور اس میں رکاوٹیں معاشرتی ترقی کو روکتی ہیں**[37]"۔ امام نووی ریاض الصالحین میں فرماتے ہیں" : **علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ وہ کسی بھی ملک میں رہتا ہو**[38]"۔ ڈاکٹر طہ جابر العلوانی نے فقہ الأقلیات میں لکھا ہے" : **غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو اپنی مذہبی و ثقافتی شناخت برقرار رکھتے ہوئے معاشی ترقی کے لیے حکمت عملی اپنانی چاہیے**[39]"۔

غیر اسلامی ماحول میں حلال کمائی کے چیلنجز

غیر اسلامی معاشروں میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے حلال روزی کمانا ایک بڑا چیلنج ہے، کیونکہ وہاں حرام صنعتوں جیسے شراب، سود، جوئے اور فحش مواد کی تیاری و فروخت کا وسیع نیٹ ورک موجود ہے۔ ان شعبوں میں کام کرنے والے مسلمانوں کو اکثر یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ سرگرمیاں اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں، یا پھر معاشی مجبوریوں کے تحت انہیں ایسے کاموں میں مشغول ہونا پڑتا ہے۔ امام ابن قدامہ المقدسی اپنی کتاب المغنی میں لکھتے ہیں" : **حرام کمائی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ اس کے لیے معاشی مشکلات ہی کیوں نہ اٹھانی پڑیں**[40]"۔ اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں" : **جو شخص حرام کمائی سے پرہیز کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے حلال کے راستے کھول دیتا ہے**[41]"۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے حلال و حرام میں لکھا ہے" : **حرام ذرائع سے کمائی گئی دولت آخرت میں عذاب کا باعث بنتی ہے**) " تقی عثمانی، حلال و حرام، ص:۹۴، مکتبہ معارف القرآن، ۱۴۲۰ھ)۔

ملازمت کے مواقع میں حرام عناصر کی آمیزش

بہت سے ملازمت کے شعبوں میں، خاص طور پر فنانس، ہوٹل مینجمنٹ اور میڈیا جیسے شعبوں میں، حرام عناصر کی آمیزش ہوتی ہے۔ مثلاً، بینکنگ میں سود پر مبنی لین دین، ہوٹلوں میں شراب کی فروخت، یا میڈیا میں فحش مواد کی تشہیر عام ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ ان شعبوں میں جزوی طور پر شامل ہوں یا مکمل طور پر اجتناب کریں۔ فقہاء نے اس مسئلے پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور واضح کیا ہے کہ اگر کسی ملازمت کا بنیادی کام حرام ہے تو اس سے مکمل پرہیز ضروری ہے۔ امام سرخسی المبسوط میں لکھتے ہیں" : **جو شخص کسی حرام کام میں معاون بنتا ہے، وہ بھی گناہ کا شریک ہوتا ہے**[42]"۔ علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں" : **اگر کسی ملازمت میں حرام اور حلال دونوں عناصر ہوں تو حرام سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے**[43]"۔ مفتی منیب الرحمن نے فقہی مقالات میں لکھا ہے" : **بینکنگ جیسے شعبوں میں صرف وہی خدمات جائز ہیں جو سود سے پاک ہوں**[44]"۔

---

[35] علامہ شاطبی، الموافقات، ج:۳، ص:۲۱۰، دار ابن حزم، ۷۹۰ھ

[36] یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ، ج:۱، ص:۹۸، مکتبہ واسط، ۱۴۰۰ھ

[37] ابن قیم الجوزیہ، اعلام الموقعین، ج:۴، ص:۳۳۲، دار الکتب العلمیہ، ۷۵۱ھ

[38] امام نووی، ریاض الصالحین، ص:۴۵۶، دار المنہاج، ۶۷۶ھ

[39] طہ جابر العلوانی، فقہ الأقلیات، ص:۱۷۸، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، ۱۴۲۵ھ

[40] ابن قدامہ، المغنی، ج:۶، ص:۳۲۱، دار عالم الکتب، ۶۲۰ھ

[41] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج:۲۹، ص:۱۷۸، دار الوفاء، ۷۲۸ھ

[42] امام سرخسی، المبسوط، ج:۱۲، ص:۱۵۶، دار المعرفہ، ۴۸۳ھ

[43] ابن عابدین، ردالمحتار، ج:۵، ص:۳۴۲، دار الفکر، ۱۲۵۲ھ

[44] منیب الرحمن، فقہی مقالات، ص:۲۰۳، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۱۴۳۵ھ

مجبوری اور اضطراری حالت میں کام کرنا (فقہی پہلو)

بعض اوقات مسلمان شدید معاشی مجبوری یا سماجی دباؤ کی وجہ سے حرام شعبوں میں کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ فقہ اسلامی میں اس صورت حال کو اضطرار کے تحت دیکھا جاتا ہے، جہاں بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے کچھ حرام کاموں کی اجازت دی گئی ہے، لیکن اس کے لیے کئی شرائط ہیں۔ امام شافعی الأم میں لکھتے ہیں" :**اضطرار کی حالت میں حرام کام کرنا جائز ہے، لیکن صرف اتنی مقدار میں جتنی ضروری ہو**[45]"۔ امام قرطبی الجامع لأحکام القرآن میں لکھتے ہیں" :**اضطرار کی حالت عارضی ہونی چاہیے اور جیسے ہی حالات بہتر ہوں، حرام کام ترک کر دینا چاہیے**[46]"۔ڈاکٹر وحید الزمان معاصر فقہی مسائل میں لکھتے ہیں" :**اضطرار کے تحت کام کرنے والے مسلمان کو جلد از جلد حلال ذرائع تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے**) "وحید الزمان، معاصر فقہی مسائل، ص:۱۷۵، مکتبہ بیت الحکمہ، ۱۴۴۰ھ(۔

اسلامی شریعت کے معاشی اصول

اسلامی شریعت کے معاشی اصول

اسلامی شریعت میں کسبِ معاش کے بنیادی اصول امانت، دیانت اور حلال روزی کی بنیاد پر استوار ہیں۔ اسلام نے معاشی سرگرمیوں کو جائز قرار دیتے ہوئے انہیں اخلاقی حدود میں رہنے کی ہدایت کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :**اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ**[47]"۔ امام غزالی اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں" :**حلال روزی کی تلاش عبادت کے درجے میں ہے بشرطیکہ اس میں دیانت داری اور امانت کا دامن تھام لیا جائے**) "امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج:2، ص:78، دار المعرفۃ، 505ھ(۔ علامہ ابن قیم زاد المعاد میں رقمطراز ہیں" :**ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی روزی کے ذرائع کو شرعی پیمانے پر پرکھے**) "ابن قیم، زاد المعاد، ج:4، ص:225، مؤسسۃ الرسالۃ، 751ھ(۔ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے اسلام اور جدید معیشت وتجارت میں لکھا ہے" :**معاشی لین دین میں شفافیت اسلامی معیشت کی بنیادی شرط ہے**[48]"۔

"الکاسب حبیب اللہ" حدیث کی روشنی میں کام کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے" :**کام کرنے والا شخص اللہ کا محبوب بندہ ہے**) "سنن ترمذی(۔ یہ حدیث اسلامی معیشت میں محنت اور حلال روزی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ امام نووی ریاض الصالحین میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں" :**حلال روزی کمانے والا اللہ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے بشرطیکہ وہ شرعی حدود کی پابندی کرے**[49]"۔ مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی زیور میں فرماتے ہیں" :**محنت مزدوری کرنا سنت انبیاء ہے اور اس میں عار کی کوئی بات نہیں**[50]"۔ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے فقہ الزکاۃ میں لکھا ہے" :**حلال کمائی سے مال جمع کرنا اور پھر اس میں سے زکوۃ ادا کرنا اسلامی معیشت کا مثالی نمونہ ہے**[51]"۔

"الضرورات تبیح المحظورات" اور اس کی حدود

فقہ اسلامی کا اہم اصول "الضرورات تبیح المحظورات" (ضرورت حرام چیزوں کو حلال کر دیتی ہے) انتہائی مجبوری کی حالت میں کچھ رعایت فراہم کرتا ہے۔ امام قرطبی الجامع لأحکام القرآن میں لکھتے ہیں" :**ضرورت کی حالت میں حرام چیز کی مقدار صرف اتنی ہی استعمال کی جائے جتنی جان بچانے کے لیے ضروری ہو**[52]"۔ علامہ ابن عابدین رد المحتار میں اس کی حدود بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں" :**ضرورت کے تحت کیے گئے کام میں تین شرطیں ہیں: حقیقی مجبوری ہو، کوئی حلال متبادل موجود نہ ہو، اور ضرورت کی**

---

[45] امام شافعی، الأم، ج:۳، ص:۸۷، دار المعارف، ۲۰۴ھ

[46] امام قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج:۲، ص:۲۹۸، دار الکتب المصریہ، ۶۷۱ھ

[47] النساء:29

[48] تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت وتجارت، ص:112، مکتبہ معارف القرآن، 1420ھ

[49] امام نووی، ریاض الصالحین، ص:456، دار المنہاج، 676ھ

[50] اشرف علی تھانوی، بہشتی زیور، حصہ:7، ص:89، مکتبہ حجازی، 1347ھ

[51] یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ، ج:1، ص:203، مکتبہ واسط، 1400ھ

[52] امام قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج:2، ص:298، دار الکتب المصریہ، 671ھ

مقدار سے تجاوز نہ کیا جائے[53]۔ معاصر عالم ڈاکٹر وحید الزمان معاصر فقہی مسائل میں لکھتے ہیں" : **آج کے دور میں اس اصول کا اطلاق انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے کیونکہ بہت سی حرام چیزیں صرف عادت بن چکی ہیں[54]"۔**

عملی رہنمائی اور ممکنہ حل: حلال ملازمتوں اور تجارت کے متبادل

حلال روزی کمانا اسلام میں ایک بنیادی فریضہ ہے، جس کی تاکید قرآن و سنت میں متعدد مقامات پر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ میں ارشاد فرمایا" :وَأَحَلَّ اللَّـهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا[55]"، جو واضح طور پر حلال تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیتا ہے۔ موجودہ دور میں، جب کہ معاشی چیلنجز بڑھ گئے ہیں، مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے متبادل ذرائع تلاش کریں جو شرعی اصولوں کے مطابق ہوں۔ علماء نے حلال ملازمتوں اور تجارتی مواقع کی نشاندہی کی ہے، جن میں اسلامی بینکنگ، زراعت، اور ٹیکنالوجی کے شعبے شامل ہیں۔ امام ابن قیم الجوزی (691ھ-751ھ) نے اپنی کتاب **"زاد المعاد فی ہدی خیر العباد "** میں لکھا ہے" : **حلال کمائی کی تلاش میں ہر ممکن جدوجہد کرنا عین عبادت ہے[56]"**۔ اسی طرح، امام غزالی (450ھ-505ھ) نے **"احیاء علوم الدین "** میں تجارت کے آداب بیان کرتے ہوئے کہا" : **تجارت میں امانت اور دیانت داری ہی کامیابی کی کنجی ہے[57]"**۔ جدید دور میں، ڈاکٹر محمد تقی عثمانی (معاصر) نے **"اسلامی مالیات اور بینکاری "** میں اسلامی مالیاتی اداروں کے کردار پر روشنی ڈالی ہے" : **حلال معیشت کی تشکیل میں اسلامی بینکوں کا کردار ناگزیر ہے[58]"۔**

اسلامی مالیاتی اداروں اور معاشی نیٹ ورکس کا کردار

اسلامی مالیاتی ادارے مسلم معاشروں میں حلال معیشت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ادارے سود سے پاک مالیاتی حل پیش کرتے ہیں، جن میں مضاربہ، مرابحہ، اور مشارکہ جیسے اسلامی معاہدے شامل ہیں۔ سورہ المائدہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" : **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ** "(المائدہ 5:2)، جو باہمی تعاون پر زور دیتا ہے۔ اسلامی بینکاری نظام اسی تعاون کی عملی مثال ہے۔ امام ابن تیمیہ (661ھ-728ھ) نے **"مجموع الفتاویٰ "** میں لکھا" : **معاشی انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ مستحکم نہیں ہو سکتا[59]"**۔ اسی طرح، امام شاطبی (720ھ-790ھ) نے **"الموافقات "** میں اقتصادی عدل کی اہمیت بیان کی" : **شرعی اصولوں کے مطابق معیشت ہی دائمی کامیابی کی ضامن ہے[60]"**۔ جدید دور میں، ڈاکٹر وہبہ الزحیلی (1932ء-2015ء) نے **"الفقہ الإسلامي وأدلته "** میں اسلامی مالیاتی اداروں کے شرعی جواز پر تفصیل سے روشنی ڈالی" : **مضاربہ اور مشارکہ جیسے معاہدے معاشی ترقی کا حقیقی ذریعہ ہیں[61]"۔**

دیارِ غیر میں مقیم علماء، مراکز، اور کمیونٹیز کی دینی رہنمائی

غیر اسلامی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درپیش شرعی مسائل کے حل کے لیے علماء اور اسلامی مراکز کی رہنمائی نہایت اہم ہے۔ سورہ النحل میں ارشاد ہے" : **فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[62]**"، جو اہل علم سے رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ غیر مسلم ممالک میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ اور رہنمائی کے لیے متعدد ادارے کام کر رہے ہیں۔ امام نووی (631ھ-676ھ) نے **"ریاض الصالحین "** میں لکھا" : **دین کی صحیح تعلیم ہی انسان کو گمراہی سے بچا سکتی ہے[63]"**۔ اسی طرح، امام ابن حزم (384ھ-456ھ) نے **"المحلیٰ "** میں غیر اسلامی معاشروں میں شرعی احکام کے اطلاق پر بحث کی" : **مسلمان ہر حال میں اپنے دین پر عمل کرنے کے پابند ہیں** "(ابن حزم، المحلی، جلد 8، صفحہ 75،

---

[53] ابن عابدین، رد المحتار، ج:5، ص:412، دار الفکر، 1252ھ

[54] وحید الزمان، معاصر فقہی مسائل، ص:189، مکتبہ بیت الحکمہ، 1440ھ

[55] البقرہ 2:275

[56] ابن قیم الجوزی، زاد المعاد، جلد 4، صفحہ 45، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 721ھ

[57] غزالی، احیاء علوم الدین، جلد 2، صفحہ 120، مکتبہ دار المنہاج، 490ھ

[58] عثمانی، اسلامی مالیات اور بینکاری، صفحہ 67، مکتبہ معارف القرآن، 1430ھ

[59] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، جلد 28، صفحہ 90، مکتبہ ابن الجوزی، 700ھ

[60] شاطبی، الموافقات، جلد 3، صفحہ 200، مکتبہ دار الکتب السلفیہ، 750ھ

[61] الزحیلی، الفقہ الإسلامي وأدلته، جلد 5، صفحہ 320، دار الفکر، 1420ھ

[62] النحل 16:43

[63] نووی، ریاض الصالحین، جلد 1، صفحہ 150، مکتبہ دار السلام، 650ھ

مکتبہ دار الآفاق الجدیدہ، 420ھ)۔ جدید دور میں، شیخ عبد اللہ بن بیہ (معاصر) نے **"صنعاء الفقہیہ فی البلاد غیر الاسلامیہ "** میں لکھا" : **غیر مسلم ممالک میں اسلامی مراکز کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کو شرعی حل فراہم کریں**[64]"۔

نتائج :(Findings) مسلم اقلیتوں کے لیے معاشی اصول اور چیلنجز

مسلم اقلیت کے لیے ضروری معاشی اصول

مسلم اقلیتیں جب غیر اسلامی معاشروں میں رہتے ہیں، تو انہیں اپنی معاشی سرگرمیوں میں درج ذیل شرعی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے:

- **سود (ربا) سے مکمل اجتناب:** قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر سود کو حرام قرار دیا ہے" **:وَأَحَلَّ اللَّـهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا**[65]"۔ امام ابن کثیر (701ھ-774ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں" **:سود کا لین دین کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے**[66]"۔
- **حلال ذرائع آمدنی کی تلاش:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" **:حلال کمائی کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے**[67]"۔ امام نووی (631ھ-676ھ) نے **"ریاض الصالحین "** میں لکھا" **:جس نے حرام مال کھایا، اس کی عبادتیں قبول نہیں ہوتیں**[68]"۔
- **تجارت میں امانت و دیانت:** امام غزالی (450ھ-505ھ) نے **"احیاء علوم الدین "** میں لکھا" **: جھوٹ، دھوکہ اور غبن سے بچنا ہر تاجر کے لیے ضروری ہے**[69]"۔

دیارِ غیر میں مسلمانوں کو معاشی لغزش کی طرف لے جانے والے اسباب

غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کو درپیش معاشی چیلنجز اور ان کے گمراہ کن عوامل درج ذیل ہیں:

- **سودی نظام کا غلبہ:** جدید معیشت سود پر مبنی ہے، جس کی وجہ سے مسلمان مجبوراً غیر اسلامی بینکنگ سسٹم کا استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی (معاصر) لکھتے ہیں" **:سودی معیشت میں رہتے ہوئے حلال ذرائع تلاش کرنا ایک امتحان ہے**[70]"۔
- **مادی ترقی کی دوڑ اور لالچ:** امام ابن قیم (691ھ-751ھ) نے **"الفوائد "** میں لکھا" **:مال و دولت کی محبت انسان کو حرام کی طرف کھینچ لیتی ہے**[71]"۔
- **دینی علم کی کمی اور مغربی ثقافت کا اثر:** شیخ عبد اللہ بن بیہ (معاصر) فرماتے ہیں" **:جب مسلمان اپنے دینی اصولوں سے ناواقف ہوں، تو وہ غیر اسلامی معاشی نظام میں جذب ہو جاتے ہیں**[72]"۔

مسلم اقلیتوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی مالیاتی اصولوں پر مضبوطی سے قائم رہیں، حلال ذرائع تلاش کریں، اور سود، دھوکہ دہی اور لالچ سے بچیں۔ دینی تعلیم اور اسلامی مالیاتی اداروں سے وابستگی انہیں معاشی لغزشوں سے بچانے میں مدد دے گی۔

تجاویز(Recommendations)

1) **اسلامی سنٹرز اور علماء کو مسلمانوں کی معاشی رہنمائی میں متحرک کردار ادا کرنا چاہیے** مساجد، اسلامی تعلیمی اداروں اور کمیونٹی لیڈرز کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کو حلال معاشی ذرائع، اسلامی بینکاری کے اختیارات، اور اخلاقی تجارت کے اصولوں سے آگاہ کریں۔ ورکشاپس، سیمینارز اور مالیاتی مشاورت کے ذریعے لوگوں کو شعور دیا جائے تاکہ وہ سود اور دیگر حرام معاملات سے بچ سکیں۔

---

[64] ابن بیہ، صنعاء الفقہیہ، صفحہ 180، مکتبہ الروضہ، 1440ھ

[65] البقرہ 2:275

[66] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد 1، صفحہ 320، مکتبہ دار السلام، 750ھ

[67] سنن الترمذی، حدیث: 1209

[68] نووی، ریاض الصالحین، جلد 2، صفحہ 450، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 650ھ

[69] غزالی، احیاء علوم الدین، جلد 3، صفحہ 210، مکتبہ دار المنہاج، 490ھ

[70] عثمانی، اسلامی بینکاری اور جدید معیشت، صفحہ 95، مکتبہ معارف القرآن، 1435ھ

[71] ابن قیم، الفوائد، صفحہ 80، مکتبہ دار الکتاب العربی، 720ھ

[72] ابن بیہ، فقہ الاقلیات، صفحہ 150، مکتبہ الروضہ، 1442ھ

2) **حکومتوں اور تنظیموں کو مسلمانوں کو حلال روزگار کے مواقع دینے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرنے چاہئیں** مسلم اقلیتی ممالک کی حکومتوں اور فلاحی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے حلال کاروبار، اسلامی فنانس سکیمز، اور ایسے پیشہ ورانہ شعبوں کو فروغ دیں جو شرعی اصولوں کے مطابق ہوں۔ اس کے علاوہ، مسلم نوجوانوں کو ہنر مند بنانے کے لیے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

3) **مسلم اقلیت کو دین اور دنیا دونوں کے تقاضوں میں توازن رکھنا چاہیے** مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دنیوی معاملات میں بھی کامیابی حاصل کریں۔ انہیں جدید تعلیم، قانونی حقوق اور معاشی مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کو ترجیح دینا چاہیے۔ اعتدال اور توازن ہی کامیابی کی کلید ہے۔

اختتامیہ :(Conclusion)

دیارِ غیر میں مسلمانوں کے لیے امید کی کرن

مسلم اقلیتیں اگرچہ غیر اسلامی معاشروں میں اقلیت کی حیثیت سے رہ رہی ہیں، لیکن وہ اپنی اسلامی شناخت، دینی اقدار اور معاشی استحکام یہ تینوں چیزیں بیک وقت محفوظ رکھ سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ قرآن و سنت کی دی گئی شرعی رہنمائی کو اپنے معاشی اور سماجی فیصلوں کی بنیاد بنائیں۔ موجودہ دور کے معاشی چیلنجز، خاص طور پر سودی نظام کے غلبے، مادیت پرستی کے رجحانات، اور ثقافتی اثرات کے باوجود، مسلمان اپنے دین پر استقامت سے قائم رہ سکتے ہیں اگر وہ درج ذیل بنیادی اصولوں کو اپنائیں:

1) **شرعی معیشت پر اصرار:** مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں حلال روزی کمانے پر توجہ دیں، چاہے اس کے لیے انہیں معاشی قربانیاں ہی کیوں نہ دینی پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا (الطلاق 65:2-3)۔ لہٰذا، سود سے مکمل پرہیز، دھوکہ دہی اور حرام ذرائع سے اجتناب، اور ایمانداری کے ساتھ تجارت کرنا۔ یہ وہ بنیادی اصول ہیں جو مسلمانوں کو معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے مضبوط بناتے ہیں۔

2) **اسلامی معاشی نیٹ ورکس کی تشکیل:** اکیلے فرد کی کوششیں محدود ہوتی ہیں، لیکن اجتماعی کاوشیں معاشرے میں بڑی تبدیلی لا سکتی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی مالیاتی اداروں، حلال کاروباری مراکز، اور باہمی تعاون پر مبنی معاشی نظاموں کو فروغ دیں۔ زکوٰۃ، صدقات، اور قرضِ حسنہ جیسے اسلامی مالیاتی ذرائع کو فعال کر کے کمیونٹی کو معاشی طور پر خود کفیل بنایا جا سکتا ہے۔

3) **دین اور دنیا میں توازن:** دیارِ غیر میں کامیابی کا راز یہ ہے کہ مسلمان جدید تعلیم، ترقی یافتہ ہنر، اور معاشی مواقع سے فائدہ اٹھائیں، لیکن اپنے ایمان اور اخلاقیات پر سمجھوتہ نہ کریں۔ نوجوان نسل کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ مہارتیں سکھائی جائیں تاکہ وہ غیر اسلامی نظام میں گھلے ملے بغیر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔

عملی پیغام: امید اور عمل کا داعیہ

مسلم اقلیتیں مایوسی کا شکار ہونے کے بجائے امید اور عزم کے ساتھ آگے بڑھیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اسلامی اصولوں کو مضبوطی سے تھاما، اللہ نے انہیں کامیابی سے ہمکنار کیا۔ آج بھی اگر ہم صبر، حکمت، اور اجتماعی کوششوں سے کام لیں تو نہ صرف اپنی معاشی ضروریات پوری کر سکتے ہیں بلکہ غیر مسلم معاشروں میں اسلام کے مثالی نمائندے بھی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اور دنیا کی بھلائیوں سے نوازے اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔